

صحیح



نیاز نامہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

معہ

فضائل ماہ رجب مبارک

حسب فرمایش شیخ عبدالقادر تاجر

ماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۱۵ھ





در مطبع ابو العلائی واقع حیدر آباد دکن طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

راوی روایت کرتا ہے کہ مدینہ منورہ مین ایک لکڑہارا نہایت غریب اور مفلوک تھا کہ جب لکڑیان جنگل سے لاتا تو اوس روز کچھہ کھانے کو ملجاتا اگر لکڑیان نہ لایا تو اوس روز بھوکا رہجاتا اور نہایت کثیر العیال تھا ایسی تکلیف سے اوقات بسر کرتا تھا ایکروز اوس نے ناچار ہوکر اپنی عورت سے کہا کہ اب اس شہر مین رہا نہین جاتا اور یہ تکلیف سہی نہین جاتی اب اور کسی ملک کو جاکر کچھہ کما کر لے آتا ہون تو اپنے بال بچون سے خبردار رہ - یہ کہکر مدینہ منورہ سے وہ لکڑہارا نکلکر کسی اور ملک کو روانہ ہوا لاکن وہان بھی اوس شخص پر اور تکلیف گذرنے لگی - کیونکہ اوس کو سوائے لکڑیان کاٹکر لانیکے اور کوئی پیشہ نہین آتا تھا غرض چار و ناچار وہان رہنے لگا اور اپنے دلمین کہا کہ اب کیا صورت لیکر مدینہ منورہ کو جاؤن اور عورت بچون کو منہ دکھاؤن اسی حالمین بارہ برس گذر گئے وہ لکڑہارا نہ کچھہ عورت بچون کی قوت بسری کے لیے بھیجا نہ خود آپ لایا اوسکی عورت نے شوہر کا انتظار دیکھکر اپنے دلمین خیال کی کہ شاید مرد اپنا کہین جاکر مرگیا - اور اگر زندہ ہوتا تو البتہ کچھہ نہ کچھہ خرچ بھیجدیتا یا خود آتا - اب کہانتک بھوکی فاقونکی تکلیف سہتی رہون - ناچار اوس عورت نے جو اوس گھر کی ایک بادشاہ کے وزیر کا گھر تہا اوس کے گھر مین جاکر کوٹنے پیسنے کیواسطے رہی اوس وزیر اعظم کی عورت اوس غریب پر ترس کہا کر کھانا وغیرہ دینے لگی وہ غریب عورت نے تمام روز محنت کر کے شام کو جو کچھہ اوس وزیر کی عورت نے کہانا دیدیا سو اپنے بچون کو لیجا کر کھلواتی اور اسی وقت پر قناعت کرتی قضارا ایکروز اوس لکڑہارے نے وزیر اعظم کے دروازہ کا صحن جاروب کرتی ہتی اتفاقاً اوس راستے سے حضرت جناب حق ناطق امام جعفر صادق علیہ السلام نے کتنے ایک اپنے محبون کو اور اصحابون کو ہمراہ لیکر اوسی راستے سے گھین تشریف مبارک لیجاتے تھے جب اوس جائے رونق افروز ہوئے

کہ جس جا سے وہ عورت جاروب کرتی تھی اور اپنے محبون سے اور اصحاب سے فرمائے کہ یہ
مہینا کونسا ہے یارون عرض کیا کہ یا ابن رسول اللہ یہ رجب کا مہینا ہے - فرمائے کہ آج کونسی تاریخ
ہے - پہر دوستون نے عرض کی کہ یا امام آج بائیسوین تاریخ ہے تب حضرت علیہ السلام اپنی زبان
مبارک سے ارشاد فرمائے کہ کوئی شخص کیسی ہی مشکل اور حاجت رکہتا ہووے تو آجکو روز جو کچھ
اللہ تعالے اوسے مقدور دیا ہو موافق مقدور کے پوریان میوے کی پکا کر کہیر و کونڈون مین بہر کر امام
نام سے فاتحہ کر کے خدا تعالی کی درگاہ پاک مین جو کچھ کہ اپنی حاجت اور مراد ہووے سو مانگے گا تو خدا
تعالے اوسکی مشکل آسان کرے گا اور حاجت اور مراد اوسکی بر لائے گا اور دعا اوسکی مستجاب ہوگی
اگر نہ ہوگی تو روز حشر مین میرا دامن اور اوسکا ہاتھ - پس یہ فرماتے ہوے حضرت امام علیہ السلام تشریف
لے گئے - جو یہ سخن وہ لکڑہارے نے سنی بصد اعتقاد اپنے دل مین کہی کہ سبحان اللہ آج حضرت امام جعفر
صادق فرزند رسول و جگر گوشہ علی و بتول اتنی بڑی بات فرماتے کہ جو کسیکی مراد حاجت بر نہ آوے
تو روز حشر مین میرا دامن اور اوسکا ہاتھ - تو پس میرا خاوند بھی یہان سے جا کر ایک مدت ہوی ہے
نہ جیتا ہے سو معلوم و نہ مرتا ہے سو معلوم - یہ کہکر کہی کہ یا رب بحرمت و بحق محمد و آل محمد و بحق حضرت امام
جعفر صادق علیہ السلام میری مراد یہ ہے کہ جو میرا خاوند جیتا جاگتا کچھ کمائی لیکر خیریت سے اگر آوے گا
تو مین سر اور آنکھون سے یہ پوری کیا کرونگی - جس دم کہ وہ عورت لکڑہاری نے یہ التجا خدا تعالے کی درگاہ
مین کی اوسوقت اوسکا خاوند کہین جنگل مین لکڑیان کترنے کے واسطے گیا وہان ایک پرانے جہاڑ کی
پیڑ کتر رہا تھا کہ ایک بار اوس کی پیڑ پر کلہاڑی ماری وہ کلہاڑی اوچہل کر زمین پر لگی یکایک وہان سے آواز
آئی - اوس لکڑہارے نے معلوم کیا کہ اس مین کچھ ہے جسوقت اوس نے وہان کی زمین کہودی تو کیا دیکہتا
ہے کہ دفینہ خزانہ کسی بادشاہ کا ہے - پس لکڑہارے نے خوش و خرم ہو کر اوس دفینہ کو پوشید کر کے
ایک علی سے جمعیت اور گہوڑے اور ہاتی وغیرہ خرید کر کے مثل ایک بادشاہ کے ہو اتصدق سے

امام ہمام حضرت جعفر صادق کے بعد از جمع ہونے اسباب لابدی وضروری کے اپنے دل مین کہا کہ مین اوّل مدینۂ منورہ مین لکڑہارا تھا اب خداتعالی نے اپنے فضل وکرم سے مجھے ایسی بڑی دولت عطا فرمائی ہے۔ اب وہان جاکر رہنا چاہیئے۔ پس اوس لکڑہارے نے یہ ارادہ کرکے وہان سے روانہ ہوا بعد طے منازل وقطع مراحل کتنے ایک روز کے عرصہ مین مدینۂ منورہ کو آپہونچا۔ پس روز داخل ہونے اپنے اول سے واسطے اپنی عورت کے ایک لاکھ روپیہ کا زیور اور ایک ہزار روپیہ کا توڑہ بھیجا بعد اوسکے خود آیا۔ عورت اس رحمت کردگاری سے بہت خوش ہوئی مسبب الاسباب کا شکر ادا کی اور رفع الحال زندگانی کرنے لگی۔ ہر روز روز عید تھا اور ہر رات شب برات اسیطرح صدقہ سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے اوقات بسر ہونے لگی۔

ایک روز عورت نے اوس شخص سے پوچھی کہ یہ دولت اور مال تجھے کیونکر اور کہان سے ملا تب اوس نے تمام حقیقت اور سرگذشت جو اپنے پرگذری اور مال ملا سو بیان کیا۔

اوس عورت نے اپنی تاریخ دریافت کرکے دیکھی تو وہی روز تھا کہ جس روز جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمائے تھے اور اپنی نذر کرکے مناجات عرض کی تھی۔ اور حقیقت اور فرمان علیہ السلام کا اور کیفیت نذر کی تمام اظہار کی وہ مرد لکڑہارے نے یہ حقیقت سنکر تصدیق دل تصدیق کی اور ایمان لایا سر اور آنکھون سے وہ نظر قبول کی۔ عورت اور مرد وہ نذر بصدق ایمان کرنے لگی۔ اور بعد اوسکے وہ لکڑہارے نے ایک حویلی رہنے کیواسطے تیار کروایا اوس کی دیوارین نہایت بلند تھی اوس وزیر اعظم کی لڑکی نے اپنے بالاخانہ پر گئی کیا دیکھتی ہے کہ ایک حویلی شاہ منہ عمدہ برپا ہے جو آگے کبھی وہ حویلی نظر نہین آتی تھی تب تعجب ہوکر اپنے لونڈیان اور اصیلون سے پوچھی کہ خبر لو یہ حویلی نو تیار کس کی ہے بعد از آگاہی کے لونڈیان اور اصیلون نے عرض کین کہ یہ حویلی اوس لکڑہارنی کی ہے جو آپکے یہان آکر خدمت کرتی تھی کہتے ہین

اوسکا مرد کہین سے ملک گیری کرکے کچھہ دولت اور مال لے آیا ہے سو اوس نے یہ حویلی
بنائی ہے جب وہ وزیرزادی نے یہہ سنکر بہت تعجب کرکے اوس عورت لکڑہارنیکو بلوا
بھیجی جسوقت وہ عورت اپنے مرد سے رخصت لیکر وزیرزادیکے پاس آئی اور اپنے قاعدۂ
اصلی پر آداب بجا لائی وزیرزادی نے خوب اوس کی توقیر کرکے اپنے برابر بٹھائی اور
حقیقت سب اوس عورت سے پوچھی تب وہ عورت کہی کہ مین ایک روز تنہا دروازہ کا صحن
جاروب کرتی تھی کہ اتنے مین حضرت امام بحق ناطق جناب جعفر صادق علیہ السلام کا گذر
اودہر سے ہوا حضرت امام علیہ السلام جو اپنے یارون اور اصحاب کے ساتھ تھے اون سے فرمائے
کہ آج تاریخ کونسی ہے صحابیون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہہ مہینا رجب کا ہے اور تاریخ
بائیسوین حضرت امام علیہ السلام خیر الانام فرمائے کہ جو کوئی حاجت مند ہووے اور کیسی ہی مشکل
رکھتا ہووے تو اُسے آج کی تاریخ جو کچھہ کہ حق تعالی اوس کو مقدور دیا ہے پوریان میوے کی تیار
کرکرا ور کھیر وہ کونڈون مین بھرکر ہمارے نام سے فاتحہ دلوا کر جو کچھہ کہ حاجت اپنی ہووے حق تعالی
کی درگاہ مین چاہے تو اوس کی مراد اور حاجت بیشک برآویگی اور مشکل آسان ہوئے گی اگر نہ
ہوگی تو روز محشر میرا دامن اور اوسکا ہاتھہ فرماتے ہوئے علیہ السلام تشریف لے گئے مین
کہی کہ سبحان اللہ آج امام دوجہان فرزند رسول جگر گوشۂ علی و بتول اس طرح فرمائے تو پس میرا
جا کر ایک مدت ہوئی خدا کو معلوم جیتا ہے یا مرا ہے اگر وہ اب کے سال کچھہ کمائی لیکر آئیگا تو مین
صدق دل سے یہ نظر موجب فرمان امام علیہ السلام کرونگی قضارا میرا خاوند اوسی روز کہین جنگل مین لکڑیان
کترنیکو گیا تھا ایک سوکھا جھاڑ تھا سو اوس کو کتر رہا تہا ایسے مین اوسکی کلہاڑی زمین پر لگی تھا ایک
آواز ہوئی تب اوس نے وہان زمین کھودی تو کیا دیکھتا ہے کہ کسی بادشاہ کا خزانہ و دفینہ ہے
اوس نے اوس دفینہ کو پوشیدہ کرکے ایک حکمت سے اوس کو خرچ مین لایا اور تصدق سے

امام ہمام علیہ السلام کے اس رتبہ کو پہونچکر اب یہان آیا ہے یہ حقیقت سب وزیرزادی سے
سنکر کہی کہ یہ بات جو اسطرح علیہ السلام اسیطرح فرمائے اور اسیطرح کی اور تیرے مرد کو یہ
دولت ملی یہ سب جہوٹی بات ہے شاید تیرے مرد نے کہین رہزنی اور غارت گری کی ہوگی
اتفاقاً ایک وزیر اوس وزیر اعظم کی دشمنی مین تہا سو اوس نے اوسی روز بادشاہ سے
عرض کی کہ فلان وزیر سرکار کا اتنا کچہہ ملک کہاتا ہے نہ تو اوس کے نزدیک فوج ہے اور نہ کچہہ
ویسا خرچ ہے اگر غلام کو حکم ہو تو اوس سے حساب طلب کرتا ہے بادشاہ نے کہا بہتر ہے پس
وہ وزیر تو اوسکا دشمن ہی تہا سب ملک ومال حساب مین ڈبو دیا اور بادشاہ سے عرض کیا کہ جہان۔
پناہ غلام اوس حساب کو دریافت کیا کچہہ نہ پایا سب اپنے صرف مین لایا یعنے خرچ کیا ہے بادشاہ
یہ سنکر اوس وزیر اعظم کو حکم سیاست کا کیا اور بہت اوس پر غضب اور غصہ ہوا کہ اوسکو ایک
جوڑا پوشاک سے شہر بدر کردو اور اوس وزیر کو فرمایا کہ اوس نمکحرام کا جو ملک اور مال ہے مینے
تمہین بخشا اوس کو اور اوسکی عورت کو ایک جوڑا کپڑون سے شہر کے باہر نکالدے تب وزیر
نے بموجب شاہی کے اوسیطرح فقط اونکو شہر بدر کرکر اوس کے ملک اور مال پر آپ متصرف
ہوا پس وہ وزیر اعظم اور اوس کی عورت دونون ملکر طرف ایک صحرا کے چلے جاتے تہے
قضارا وہان ایک بیل خربزے کی ہوئی تہی وزیر اعظم نے اپنے عورت سے کہا کہ درم تیرے
ہین تب عورت نے کہی کہ ہان ایک دو درم ہین کہکر دو درم وزیر اعظم کی ہاتہہ مین دی وزیر نے
وہ درم لیکر فالیز والے کے پاس جاکر وہ دام دیکر اوس سے ایک خربزہ لیا ایک سفید رومال
مین باندہکر راستے سے چہپتے ہوے جاتے تہے قضارا اوس روز اوس بادشاہ کا شہزادہ کہین شکار
کو گیا تہا سو رات ہوئی قضارا ایک کسی مقام پر رہگیا اور شہر کو نہین آیا پس شہر مین غل برپا ہوا کہ
شہزادہ گم ہوا جب وہ وزیر جو غماز تہا بہر شاہ سے عرض کیا کہ ای جہان پناہ شاید وہ نمکحرام وزیر

اخراجی کچھ خطا کیا ہو جو شاہزادہ گم ہوا بہتر یہ ہے کہ اوس کو طلب فرمائین بادشاہ نے جاسوسوں اور آدمیونکو بلوا کر حکم دیا کہ اوس نمکحرام کو جہان پاوین وہان سے لے آئین۔ پس جاسوس نے اوسے ڈہونڈکر اوس کو اور اوسکی عورت کو اسیر کر کر بادشاہ کی خدمت مین لے آئے جب بادشاہ کے روبرو آئین جہان پناہ اون سے پوچھے کہ رومال مین کیا ہے تب وزیر نے عرض کیا خداوندا اسمین خربزہ ہے لیکن جسوقت رومال کہولا تو اوس مین خربزہ تو نہین شہزادہ کا سر خون ٹپکتا ہوا موجود بادشاہ یہ حال دیکھکر غضبناک ہو کر اوس کو اور اوسکی عورت کو حکم قتل کا فرمایا اور کہا شب اونکو قید مین رکھو صبح اون دونون کو دار پر دینا جبکہ وزیر اور اوسکی عورت قید مین آئین وزیر نے اپنی عورت کو پوچھا بول کچھ گناہ اور خطا کی ہے ہم سے تو کچھ خطا نہ ہوئی مگر تو بھی کچھ خیال کر تب عورت نے کہی کہ مجھ سے تو کچھ ایسی خطا نہین ہوئی لاکن ایک روز لکڑہارے نے جو ہمارے یہان تھی اوس نے آکر کہی کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اسطرح فرماتے ہین کہ مین نذر صدق دل سے قبول کری پس اوس روز میرا خداوند یہ دولت و خزانہ پایا یہ سنکر مین اوس کی سخن سے انکار کر کے کہی کہ شاید تیرے مرد نے کہین سے رہزنی کر کر یہ مال اور دولت لایا ہے اور جو تو کہی سب جھوٹ ہے تب وزیر اعظم نے کہا کہ اے کمبخت پھر اوس زیادہ گیا گناہ اور خطا ہے کہ جو تو نے امام علیہ السلام کا کہنا جھوٹ کی اور اوس کے سخن کا انکار کی کہ وہ امام ہمام فرزند رسول اور جگر گوشۂ علی و بتول ہین وہ جو کچھ کہ فرمین سو راست و حق ہے یہ کہکر پس دونون نے خوب سا توبہ کیا اور وہ نذر شریف قبول کی جبکہ صبح ہوئی وہ شاہزادہ گم گشتہ دفعتاً گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے شہر کو بادشاہ کی خدمت مین آیا یہ خبر بادشاہ کو پہونچی شاہزادہ خیریت سے آیا تب بادشاہ خوش ہو کر خود آپ برآمد ہوا اور شاہزادہ کو اپنے سینے سے لگایا اور اپنے نور دیدہ کے آنکھون کو بوسہ دیکر پوچھا بابا جان شبکو کہان رہے تھے جب شاہزادہ اپنے باپ کے قدمبوس ہوا اور باادب عرض کیا کہ جہان پناہ

رات ہوئی تعددی فلانی باغ مین مقام کیا اور آرام فرمایا اب صبح ہوئی جناب اقدس مین
حاضر ہوا بادشاہ نے شہزادہ کو محل مین رخصت فرماکر اوس وزیر اعظم اور اوسکی عورت
کو بلوا بھیجا اور رومال کو طلب کرکے کہولکر دیکھا تو واقعی ایک خربزہ ہے بادشاہ نے
دیکھکر حیرت کیا اور وزیر اعظم سے پوچھا کہ اس کا کیا باعث تہا اوس نے تمام حقیقت جو اپنے
عورت سے تقصیر انکار سخن امام علیہ السلام کی ہوئی سب بیان اور اظہار کیا بادشاہ نے بگوش
دل یہ سب کیفیت سنکر تصدیق کی اور آپ بہی نذر شریف بصدق دل قبول کی اور اوس وزیر اعظم
پر مہربان ہوا وکل سب ملک اور مال اوسے دیا اور ایک خلعت فاخرہ عنایت فرمایا اوس کا
جو دشمن دوسرا وزیر تھا اوسے شہر بدر کیا اور اوس کا بہی ملک ومال اوسکو مرحمت کیا تصدق
سے امام علیہ السلام کے اپنے اپنے مراد کو پہونچے ۔ پس اپنے عزیز جو کوئی کہ حاجتمند ہے
اور کیسی ہی مشکل رکہتا ہو وہ سو رجب کی ۲۲ شہر تاریخ یہ نیاز کرکر دو دو کونڈے پوریان سے
اور کہیر سے بہراوین اور یہ نقل بیان کرکر بعد فاتحہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی نام
سے فاتحہ دیا کریگا تو اوس کے جو جو مطلب ہون برآئینگے لاکن بصدق دل منت یہ نذر شریف
کیا کرنا نعوذ باللہ منہا اگر کوئی شک لائیگا کافر ہوگا یہ نذر شریف بہت مجرب ہے اور آزمودہ
ہے بحق محمد وآل واصحاب محمد صلعم سب کے حاجات اور مراد بر آئے بطفیل حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فقط

طریقہ فاتحہ بزرگان دین ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ درجہ فاتحہ ۔ بر روح پرفتوح مقدس مطہر ومعطر ومنور و
معنبر صاحب المعراج والمنبر ساقی حوض کوثر شفیع روز محشر صدر شریعت بارگاہ طریقت کان معرفت قبلہ حقیقت
سرور کونین مقام قاب قوسین نبی الحرمین جد الحسن والحسین حضرت ابو القاسم احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم وعلی
آلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ الطیبین الطاہرین برحمتک یا ارحم الراحمین اور درود وغیرہ پڑہکر ثواب اوسکا
بعد تمام انبیا وشہدا وجمیع اولیا واتقیا وغیرہ یا جس کے نام چاہین ثواب بخشین وبس فقط

صحیح

نیاز نامہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

معہ

فضائل ماہ رجب مبارک

حسب فرمایش برہان الدین تاجر کتب بازار تہ گھٹی روبرو مسجد مولوی میر عابد علیصاحب قبلہ

مطبع سرکار نظامی واقع حیدرآباد دکن میں چھپا

فضیلت ماہ رجب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

راوی روایت کرتا ہے کہ مدینہ منورہ مین ایک لکڑہارا نہایت غریب اور مفلوک تھا کہ جب لکڑیان جنگل سے لاتا تو اوس روز کچھ کھانے کو ملجاتا اگر لکڑیان نہ لایا تو اوس روز بھوکا رہجاتا اور نہایت کثیر العیال تھا ایسی تکلیف سے اوقات بسر کرتا تھا ایکروز اوس نے ناچار ہوکر اپنی عورت سے کہا کہ اب اس شہر مین رہا نہین جاتا اور یہ تکلیف سہی نہین جاتی اب اور کسی ملک کو جاکر کچھ کما کر لے آتا ہون تو اپنے بال بچون سے خبردار رہ۔ یہ کہکر مدینہ منورہ سے وہ لکڑہارا نکلکر کسی اور ملک کو روانہ ہوا لاکن وہان بھی اوس شخص پر اور تکلیف گذرنے لگی۔ کیونکہ اوسکو سوائے لکڑیان کاٹکر لانیکے اور کوئی پیشہ نہین آتا تھا غرض چار و ناچار وہان رہنے لگا اور اپنے دلمین کہا کہ اب کیا صورت لیکر مدینہ منورہ کو جاؤن اور عورت بچون کو منہ دکھاؤن اسی حالمین بارہ برس گذرے وہ لکڑہارا نہ کچھ عورت بچونکی قوت لسری کے لئے بھیجا نہ خود آپ آیا اوسکی عورت نے شوہر کا انتظار دیکھکر اپنے دل مین خیال کی کہ شاید مردانہ کہین جاکر مرگیا۔ اور اگر زندہ ہوتا تو البتہ کچھ خرچ بھیجتا یا خود آتا۔ اب کہانتک بچے کی فاقونکی تکلیف سہتی رہون۔ ناچار اوس عورت نے جو اوس گھر کے نزدیک ایک بادشاہ کے وزیر کا گھر تھا اوس کے گھر مین جاکر کوٹنا و پیسنے کیواسطے رہی وس وزیر اعظم کی عورت نے اوس غریب پر ترس کہا کر کھانا وغیرہ دینے لگی وہ غریب عورت نے تمام روز محنت کرکے شام کو جو کچھ اوس وزیر کی عورت نے کھانا دیوے سو اپنے بچون کولیجا کر کھلواتی اور اسی پر قناعت کرتی قضارا ایکروز اوس لکڑہارنے وزیر اعظم کے دروازہ کا صحن جہاڑ روب کرتی تھی اتفاقاً اوس رستے سے حضرت جناب بحق ناطق امام جعفر صادق علیہ السلام نے کتنے ایک اپنے محبون کو اور اصحابون کو ہمراہ لیکر اوسی راستے سے کہین تشریف مبارک لیجاتے تھے جب اوس جاپر رونق افروز

ہوے کہ جس جائے پر وہ عورت جاروب کرتی تھی اور اپنے محبون سے اور اصحاب سے فرمائے کہ یہ مہینا کونسا ہے یارون نے عرض کی کہ یا ابن رسول اللہ یہ رجب کا مہینا ہے۔ فرمائے کہ آج کونسی تاریخ ہے پھر دوستون نے عرض کی کہ یا امام آج بائیسوین تاریخ ہے تب حضرت علیہ السلام اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمائے کہ کوئی شخص کیسی ہی مشکل و حاجت رکھتا ہووے تو آج کے دن جو کچھ کہ اللہ تعالے اوسے مقدور دیا ہو موافق مقدور کے پوریان میوے کی پکا کر پھر دو کونڈون مین بھر کر ہمارے نام سے فاتحہ کر کے خدا تعالی کی درگاہ پاک مین جو کچھ کہ اپنی حاجت اور مراد ہووے سو مانگے گا تو خدا تعالی اوس کی مشکل آسان کریگا اور حاجت اور مراد اوسکی بر لائے گا اور دعا اوسکی مستجاب ہوگی اگر نہ ہوگی تو روز حشر مین میرا دامن اور اوسکا ہاتھ۔ پھر یہ فرماتے ہوے حضرت امام علیہ السلام تشریف لیگئے۔ جو یہ سخن وہ لکڑہارے نے سنی بصد اعتقاد اپنے دل مین کہی کہ سبحان اللہ آج حضرت امام جعفر صادق فرزند رسول و جگر گوشہ علی و بتول اتنی بڑی بات فرمائے کہ جو کسیکی مراد حاجت بر نہ آوے تو روز حشر مین میرا دامن اور اوسکا ہاتھ۔ تو بس میرا خاوند بھی یہان سے جاکر ایک مدت ہوی ہے نہ جیتا ہے سو معلوم و نہ مرا ہے سو معلوم۔ یہ کہکر کہی کہ یا رب بحرمت و بحق محمد و آل محمد و بحق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام میری مراد یہ ہے کہ جو میرا خاوند جیتا جاگتا کچھ کمائی لیکر خیریت سے اگر آویگا تو مین سر اور آنکھون سے یہ پورا کیا کرونگی۔ چنانچہ کہ وہ عورت لکڑہاری نے یہ التجا خدا تعالی کی درگاہ مین کی اوس وقت اوسکا خاوند کہین جنگل مین لکڑیان کاٹنے کے واسطے گیا وہان ایک پرانے جھاڑ کی پیڑ کترتا تھا کہ ایکبار اوس کی پیڑ پر کلہاڑی ماری وہ کلہاڑی اوچھل کر زمین پر لگی یکایک وہان سے آواز آئی۔ اوس لکڑہارے نے معلوم کیا کہ اس مین کچھ ہے جس وقت اوس نے وہان کی زمین کھودی تو کیا دیکھتا ہے کہ دفینہ خزانہ کسی بادشاہ کا ہے پس لکڑہارے نے خوش و خورم ہوکر اوس دفینہ کو پوشیدہ کر کے ایک عملی جمعیت اور گھوڑے اور ہاتی وغیرہ خرید کر کے مثل ایک بادشاہ کے ہوا تصدق سے امام ہمام

حضرت جعفر صادق کے بعد از جمع ہونے اسباب لابدی وضروری کے اپنے دل مین کہا کہ مین
اول مدینہ منورہ مین لکڑہارا تھا اب خدائتعالے نے اپنے فضل وکرم سے مجھے ایسی بڑی
دولت عطا فرمائی ہے۔ اب وہان جاکر رہنا چاہئے۔ پس اوس لکڑہارے نے یہ ارادہ کرکے وہانسے
روانہ ہوا بعد طے منازل وقطع مراحل کتنے ایک روز کے عرصہ مین مدینہ منورہ کو آپہونچا پس
روز داخل ہونے اپنے اول سے واسطے اپنی عورت کے ایک لاکھ روپیہ کا زیور اور ایک ہزار روپیہ کا
توڑہ بھیجا بعد آپ خود آیا۔ عورت اس رحمت کردگاری سے بہت خوش ہوئی مسبب الاسباب کا
شکر ادا کی اور مرفع الحال زندگانی کرنی لگی۔ ہر روز روز عید تھا اور ہر رات شب برات اسیطرح
صدقہ سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے اوقات بسر ہونے لگی۔

ایک روز عورت نے اوس شخص سے پوچھی کہ یہ دولت اور مال تجھکو کیونکر اور کہان سے ملا
تب اوس نے تمام حقیقت اور سرگذشت جو اپنے پر گذری اور مال ملا سو بیان کیا۔

اوس عورت نے اپنی تاریخ دریافت کرکے دیکھی تو وہی روز تھا کہ جس روز جناب امام جعفر صادق
علیہ السلام نے فرمائے تھے اور اپنی نذر کے مناجات عرض کی تھی۔ اور حقیقت اور فرمان علیہ السلام
کا اور کیفیت نذر کی تمام اظہار کی وہ مرد لکڑہارے نے یہ حقیقت سنکر بصدق دل تصدیق کی اور
ایمان لایا سر اور آنکھون سے وہ نذر قبول کی۔ عورت اور مرد وہ نذر بصدق ایمان کرنے لگی
اور بعد اوس کے وہ لکڑہارے نے ایک حویلی رہنے کیواسطے تیار کروایا اوس کی دیوارین نہایت
بلند تھی اوس وزیر اعظم کی لڑکی نے اپنے بالاخانہ پر گئی کیا دیکھتی ہے کہ ایک حویلی شاہانہ
عمدہ بنا ہے جو آگے کبھی وہ حویلی نظر نہین آئی تھی تب تعجب ہوکر اپنے لونڈیون اور اصیلون
سے پوچھی کہ خبر لو کہ یہ حویلی نو تیار کس کی ہے بعد آگاہی کے لونڈیون اور اصیلون نے
عرض کین کہ یہ حویلی اوس لکڑہارنی کی ہے جو آپ کے یہان آکر خدمت کرتی تھی۔ کہتے ہین کہ

اوسکا مرد کہین سے ملک گیری کرکے کچھہ دولت اور مال لے آیا ہے سو اوس نے یہ خوبی نہائی ہے

تب وہ وزیرزادی نے یہہ سنکر بہت تعجب کرکے اوس عورت لکڑہارنکو بلوا بھیجی جسوقت

وہ عورت اپنے مرد سے رخصت لیکر وزیرزادی کے پاس آئی اور اپنی قاعدہ اصلی پر آداب بجالائی

وزیرزادی نے خوب اوس کی توقیر کرکے اپنے برابر بٹھائی اور حقیقت سب اوس عورت سے پوچھی

تب وہ عورت کہی کہ مین ایک روز تیرے دروازہ کا صحن جاروب کرتی تھی کہ اتنے مین حضرت امام

بحق ناطق جناب جعفر صادق علیہ السلام کا گذر ادہر سے ہوا حضرت امام علیہ السلام جو اپنے یارون

اور اصحاب کے ساتھ تھے اون سے فرمائے کہ آج تاریخ کونسی ہے صحابیون نے عرض کی کہ یا

رسول اللہ یہہ مہینا رجب کا ہے اور تاریخ بائیسوین ۲۲ حضرت امام علیہ السلام خیرالانام فرمائے کہ

جو کوئی حاجتمند ہووے اور کیسی ہی مشکل رکھتا ہووے تو اسے آج کی تاریخ جو کچھ کہ حق تعالے

اوس کو مقدور دیا ہے پوریان میوے کی تیار کرکر اور کہیر دکونڈون مین بھرکر ہمارے نام سے

فاتحہ دلوا کر جو کچھ کہ حاجت اپنی ہووے حقتعالی کی درگاہ مین چاہے تو اوس کی مراد اور حاجت

بیشک بر آویگی اور مشکل آسان ہوویگی اگر نہ ہوگی تو روز محشر میرا دامن اور اوس کا ہاتھ فرماتے

ہوئے علیہ السلام تشریف لے گئے۔ مین کہی کہ سبحان اللہ آج امام دوجہان فرزند رسول جگر گوشہ

علی و بتول اسطرح فرمائے تو بس میرا خاوند جاکر ایک مدت ہوئی خدا کو معلوم جیتا ہے یا مرا ہے

اگر وہ اب کے سال کچھ کمائی لیکر آویگا تو مین صدق دل سے یہ نذر موجب فرمان امام علیہ السلام

کرونگی قضارا میرا خاوند اوسی روز کہین جنگل مین لکڑیان کاٹنے کو گیا تھا ایک کھاجھاڑ

تھا سو اوس کو کترتا تھا ایسے مین اوس کی کلہاڑی زمین پر لگی ٹنگا ایک آواز ہوئی تب

اوس نے وہان زمین کہود ڈالی تو کیا دیکہتا ہے کہ کسی بادشاہ کا خزانہ دفینہ ہے تب اوس نے

اوس دفینہ کو پوشیدہ کرکے ایک حکمت سے اوسکو خرچ مین لایا اور تصدق سے

امام ہمام علیہ السلام کے اس رتبہ کو پہونچکر اب بیان آیا ہے یہ حقیقت سب وزیرزادی نے
سنکر کہی کہ یہ بات جو امام ہمام علیہ السلام اسیطرح فرمائے اور تو اسیطرح کی اور تیرے
مرد کو دولت ملی یہ سب جھوٹی بات ہے شاید تیرے مرد نے کہین رہزنی اور غارت گری
کی ہوگی۔ اتفاقاً ایک وزیر اوس وزیر اعظم کی دشمنی مین تھا سو اوس نے اوسی روز بادشاہ
سے عرض کی کہ فلان وزیر سرکار کا اتنا کچھ ملک کھاتا ہے نہ تو اوس کے نزدیک فوج ہی اور نہ
کچھ ویسا خرچ ہے اگر غلام کو حکم ہو تو اوس سے حساب طلب کرے بادشاہ نے کہا بہتر ہے
پس وہ وزیر تو اوس کا دشمن ہی تھا سب ملک و مال حساب مین ڈبو دیا اور بادشاہ سے عرض کیا
کہ جہان پناہ غلام اوس حساب کو دریافت کیا کچھ نہ پایا سب اپنے صرف مین لایا یعنے خرچ کیا ہے
بادشاہ یہ سنکر اوس وزیر اعظم کو حکم سیاست کا کیا اور بہت اوس پر غضب اور غصہ ہوا کہ اوسکو
ایک جوڑا پوشاک سے شہر بدر کرو اور اوس وزیر کو فرمایا کہ اوس نمکحرام کا جو ملک و مال ہے مین نے
تمہین بخشا اوسکو اور اوسکی عورت کو یک جوڑا کپڑون سے شہر کے باہر نکالدے تب وزیر نے
بموجب حکم شاہی کے اوسیطرح فقط اونکو شہر بدر کر کر اوسکے ملک و مال پر آپ متصرف ہوا
پس وہ وزیر اعظم اور اوس کی عورت دونون ملکر طرف ایک صحرا کے چلے جاتے تھے قضارا اونکو
ایک بیل خربزے کی ہوئی تھی وزیر اعظم نے اپنے عورت سے کہا کہ درم تیرے پاس ہین
تب عورت کہی کہ ہان ایک دو درم ہین کہکر وہ درم وزیر اعظم کے ہاتھ مین دی وزیر نے
وہ درم لیکر فالیز والے کے پاس جاکر وہ درم دیکر اوس سے ایک خربزہ لیا ایک رومال مین
باندہکر راستے سے چھپے ہوے جاتے تھے قضارا اوس روز اوس بادشاہ کا شاہزادہ جو کہین
شکار کو گیا تھا سو رات ہوئی قضارا ایک کسی مقام پر رہگیا اور شہر کو نہین آیا پس شہر
غل برپا ہوا کہ شاہزادہ گم ہوا جب وہ وزیر جو غماز تھا بہر شاہ سے عرض کیا کہ اے
جہان پناہ شاید وہ نمکحرام وزیر اعظم نے کچھ خطا نکیا ہو جو شاہزادہ گم ہوا بہتر یہ ہے کہ اوسکو

طلب فرمائین بادشاہ نے جاسوسون اور آدمیونکو بلوا کر حکم دیا کہ اوس نمک حرام کو جہان پاوین
وہان سے لے آئین۔ پس جاسوس نے اوسے ڈہونڈ کر اوس کو اور اوسکی عورت کو اسیر کر کر
بادشاہ کی خدمت مین لے آئے جب بادشاہ کے روبرو آئین جہان پناہ اون سے پوچہے
کہ رومال مین کیا ہے تب وزیر نے عرض کیا خداوندا اسمین ایک خربزہ ہے کہکر جسوقت رومال
کہولا تو اوس مین خربزہ تو نہین شہزادہ کا سر خون ٹپکتا ہوا موجود بادشاہ یہ حال دیکہکر غضبناک ہوکر اوسکو
اور اوس کی عورت کو حکم قتل کا فرمایا اور کہا شب اون کو قید مین رکہو صبح اون دونون کو
وار پر دینا جبکہ وزیر اور اوسکی عورت قید مین آئین وزیر نے اپنی عورت کو پوچہا بول تو کچہ گناہ اور
خطا کی ہے ہم سے تو کچہ خطا نہ ہوئی مگر تو بھی کچہ خیال کر تب عورت نے کہی کہ مجہہ سے تو
کچہ ایسی خطا نہین ہوئی لاکن ایک روز لڑکا رنے جو ہمارے یہان تہی اوس نے آکر کہی کہ
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اسطرح فرماتے ہین کہ یہ نذر صدق دل سے قبول کرے
پس اوس روز میرا خاوند یہہ دولت و خزانہ پایا یہ سنکر مین اوس کے سخن سے انکار کرکے
کہی کہ تیسرے مرد نے کہین سے رہزنی کر کر یہہ مال اور دولت لایا ہے اور جو تو کہی سب
جہوٹ ہے تب وزیر اعظم نے کہا کہ اے کمبخت بہلا اوس سے زیادہ کیا گناہ اور خطا ہے کہ تو نے
امام علیہ السلام کا کہنا جہوٹ کی اور اوس کے سخن کا انکار کی کہ وہ امام ہمام فرزند رسول اور جگر گوشہ علی
و بتول ہین وہ جو کچہ کہ فرماوین سو راست و حق ہے یہہ کہکر پس دونون نے خوب سا توبہ کیا اور
وہ نذر شریف قبول کی جبکہ صبح ہوئی وہ شاہزادہ گم گشتہ دفعتاً گہوڑے پر سوار ہوکر اپنے شہر کو
بادشاہ کی خدمت مین آیا یہ خبر بادشاہ کو پہونچی شاہزادہ خیریت سے آیا تب بادشاہ خوش ہوکر
آپ برآمد ہوا اور شاہزادہ کو اپنے سینے سے لگایا اور اپنے نور دیدہ کے آنکہون کو بوسہ دیکر پوچہا
بابا جان شب کو کہان رہے تہے جب شاہزادہ اپنے باپ کے قدمبوس ہوا اور با ادب عرض کیا کہ

جہان پناہ رات ہوئی تعدی فلانے باغ مین مقام کیا اور آرام فرمایا اب صبح ہوئی جناب
اقدس مین حاضر ہوا بادشاہ نے شہزادہ کو محل مین رخصت فرما کر اوس وزیر اعظم اور اوسکی
عورت کو بلوا بھیجا اور وہ رومال کو طلب کر کے کھولکر دیکھا تو واقعی ایک خربزہ ہے بادشاہ نے
دیکھکر حیرت کیا اور وزیر اعظم سے پوچھا کہ اس کا کیا باعث تھا اوس نے تمام حقیقت جو اپنی
عورت سے تفصیل انکار سخن امام علیہ السلام کی ہوئی سب بیان اور اظہار کیا بادشاہ نے
بگوش دل یہہ سب کیفیت سنکر تصدیق کی اور آپ بھی نذر شریف بصدق دل قبول کی
اور وزیر اعظم پر مہربان ہوکر اوس کا سب ملک اور مال اوسے دیا اور ایک خلعت فاخرہ
عنایت فرمایا اوس کا جو دشمن دوسرا وزیر تھا اوسے شہر بدر کیا اور اوس کا بھی ملک و
مال اس کو مرحمت کیا تصدق سے امام علیہ السلام کے اپنی اپنی مراد کو پہونچے۔ پس اپنے
عزیز جو کوئی کہ حاجتمند ہے اور کیسی ہی مشکل رکھتا ہووے سو رجب کی ۲۲ تاریخ یہ نیاز کر کر
دو دو کونڈے پوریان سے اور کھیر سے بھر اوین اور یہہ نقل بیان کر کر بعد فاتحہ حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام کے نام سے فاتحہ دیا کریگا تو اوس کے جو جو مطلب ہون
بر آئینگے لاکن بصدق دل منت یہ نذر شریف کیا کریگا نعوذ باللہ سہوا اگر کوئی شک لائیگا
کافر ہوگا یہہ نذر شریف بہت مجربات سے ہے اور آزمودہ ہے بحق محمد و آل و اصحاب
محمد صلعم سب کے حاجات اور مراد بر آئے بطفیل حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فقط

طریقہ فاتحہ بزرگان دین بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ درجہ فاتحہ بروح پرفتوح مقدس مطہر و
معطر و منور و معنبر حاجب المعراج والمنہاج حوض کوثر شفیع روز محشر صدر شریعت آگاہ طریقت کان معرفت قبلہ حقیقت
سرور کونین مقام قاب قوسین نبی الحسین جد الحسن والحسین حضرت ابو القاسم احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی
آلہ و اصحابہ و ازواجہ و ذریاتہ الطیبین الطاہرین برحمتک یا ارحم الراحمین اور درود وغیرہ پڑھکر ثواب
اوسکا بعد تمام انبیا و شہدا و جمیع اولیا و اتقیا وغیرہ یا جسکے نام چاہین ثواب بخشین و بس۔ فقط